رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۵

مدینۃ المسیح

۱۔ حضرت مصلح موعود حضرت ثانی کی طبیعت الحمد للہ اچھی ہے

(۲) اہل بیت نبوی میں سے حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد ایدہ اللہ الاحد حضرت ام المومنین مع امۃ الحفیظ علیہا السلام کے یکم اپریل سیالکوٹ تشریف لے گئے

(۳) اسی تاریخ کو حضرت خلیفہ اول کے خاندان میں سے میاں عبدالحی اور انکی والدہ سیالکوٹ گئے۔

(۴) مبلغین کی اعلیٰ کلاس کے چار طالب علم۔ غلام نبی

محمد نذیر خان۔ مہر محمد خان یوسف حسن بہاری اپنے اوستاد میر محمد اسحق صاحب کی نگرانی میں لاہور گئے۔ تا وہاں مختلف علماء کی تقاریر سن سکیں۔

(۵) ہر دو سکولوں کے سالانہ امتحان ہو چکے ہیں۔ اب تعطیلیں ہیں۔ اکثر بچے اپنے اپنے وطنوں کو گئے ہیں۔

اخبار احمدیہ

ایک شخص نے عرض کیا کہ کوئی بہتر سے بہتر نصیحت فرمائیں۔ حضرت خلیفہ ثانی نے ارشاد کیا کہ لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ سب سے بہتر نصیحت ہے اسپر عمل پیرا ہو۔

۲۔ برادر محمد عثمان صاحب لکھنؤ سے لکھتے ہیں کہ الحمد للہ اب مطلع صاف ہو رہا ہے۔ برادرم عبد الغفور لکھتے ہیں۔ اب جے پور کوئی احمدی باغیان خلافت میں سے نہیں۔ فیاض الدین احمد تذبذب میں تھے مگر منصب خلافت نے انکے شکوک کا ازالہ کر دیا۔ ڈاکٹر محبوب عالم صاحب بھی گونہ بدظن تھے۔ مگر القول الفصل پڑھکر بالکل صاف ہو گئے۔ قاضی رحمت اللہ صاحب کو حضرت خلیفہ اول مولانا نور الدین صاحب نے تحریر دی تھی۔ کہ میرے بعد میاں محمود احمد صاحب خلیفہ ہونگے۔ اور یہ تحریر قاضی صاحب کے رؤیا کے متعلق تھی۔ مولانا عبد الحلیم صاحب شرر نے ڈاکٹر محمد عمر صاحب سے کہا۔ کہ آپ لوگ (پیغامی) غیر احمدیوں میں جذب ہو جائینگے۔ مگر چونکہ قادیانیوں (قادیان میں تو ہندو سکھ غیر احمدی بھی رہتے ہیں۔ احمدی مراد ہے) میں عقیدت ہے۔ اسلئے وہ اپنی پوزیشن قائم رکھینگے۔

(باہتمام شیخ عبدالرحمن قادیانی پرنٹر و پبلشر مطبع ضیاء الاسلام قادیان میں چھپکر شائع ہوا)

(۴) - ایک دہریہ صاحب ہیں - جن کی نسبت انکے بھائی صاحب مایوس ہوچکے تھے - ہمارے دوست حکیم خلیل احمد صاحب نے انکے سامنے مذہب اسلام پیش کیا تو وہ کہنے لگے - اسطرح مذہب اور اسلام مجھے کسی نے پیش نہیں کیا ورنہ میں منکر نہ ہوتا - میں تو اس اسلام سے بھاگتا ہوں - جو آجکل مولویوں کے ہاتھوں میں ہے - پھر قومی اتفاق پر ذکر کرتے ہوئے انہوں نے پوچھا - احمدی کیوں نماز الگ پڑھتے ہیں - حکیم صاحب نے جوابدیا - کہ ہمارا امام یہی چاہتا ہے کہ دنیا میں ایک جماعت ہو - اور آنحضرت صلعم کے وقت بھی ایک ہی امام اور ایک ہی مصلّٰی تھا - چار مصلّٰی کی ضرورت نہیں اور یہ اسی وقت ہوسکتا ہے جبکہ ایک مرکز ہو - یعنی ایک امام کی اقتداء ہو - اس نے یہ اصل تسلیم کیا - انشاء اللہ یہ صاحب بہت جلد متوجہ الی الحق ہونگے -

جنازہ غائب پڑھا جائے (۱) برادر ولی محمد احمدی ساکن لکھنو کے چچا کا (۲) برادر فیض احمد صاحب سکنہ داتہ زید کا (۳) برادر امام دین و محمد دین داتہ زید کا (۴) سید عابد علی شاہ گوجرہ کے نوسالہ بیٹے صادق علیشاہ کا (۵) خواجہ خاں احمدی کاٹھ گڑھ

دعا کی التجا کرتے ہیں (۱) برادر اکبر علی خاں ٹھیکیدار مزدوگا بیتے (افریقہ) (۲) حکیم علی احمد صاحب بیلالان

(۳) ایک شخص نے دریافت کیا کہ احمدی کی بیوی فوت ہوجائے اور اندیشہ ہے کہ غیر احمدی اسکا جنازہ نہ پڑھینگے مگر تمام گھر کے آدمی احمدی ہوں اور بیوی مذکورہ نے بیعت نہ کی ہو تو اسکے جنازہ کا کیا حکم ؟ فرمایا جس کا ایمان کامل نہیں ہوا - اسکے جنازہ کا کیا فائدہ ؟

(۳) ٹیکے کے متعلق ایک صاحب کو لکھوایا کہ اگر گورنمنٹ اپنے ملازمین سے حکماً ٹیکا لگوائے تو تعمیل کرلینی چاہئیے حضرت اقدس نے اپنی جماعت کیلئے از خود یہ پسند نہیں فرمایا -

(۴) برادر عبد اللہ احمدی جنڈ وساہی سے لکھتے ہیں - کہ حضور کی دعا نے میری بیوی کو گویا پھر زندہ کردیا -

(۵) مولوی غلام رسول صاحب راجیکی نے بعض خطوط اس سفر میں بھیجے ہیں کہ یہ خبر مبائعین اب نماز بھی چھوڑتے جاتے ہیں - ایک شخص کا اپنے ہاتھ کا لکھا ہوا خط ہے کہ خدا جانے کیا ہوگیا نماز بھی نہیں پڑھی جاتی - اور خلافت کا انکار کرو - ابھی تو ابتداء ہے -

(۶) برادر نواب الدین صاحب سکرٹری انجمن احمدیہ جانگریال لکھتے ہیں - ہر جگہ طاعون شروع ہے - ہماری انجمن کے کل احمدی تاحال خیریت سے ہیں - لوگ طاعون سے ڈر کر احمدی ہوتے جاتے ہیں ؎

موت کی راہ سے ملیگی اب تو دیں کو کچھ مدد
ورنہ دیں لے دوستو اک عزم جانیکو ہی

(۷) برادر عبد اللہ خاں داتہ زید کا سے لکھتے ہیں - کہ شیخ نور احمد صاحب کو حضرت مسیح موعود خواب میں ملے اور فرمایا میرا پیغام پہنچا دو - جو پیغام پہنچائیگا - وہ اسدن امن میں رہیگا (وہاں طاعون کا زور ہے) انکی بیوی کو خواب آیا کہ حضور مغفور نے فرمایا - تیں روپے صدقہ کردو - جو اسی وقت کردیا گیا - خدا قبول کرے -

(۸) برادر رزاق لون ساکن سدوا (کشمیر) بیعت کرتے ہیں کہ میں حضرت مرزا صاحب کو خدا تعالیٰ کا سچا نبی مانتا ہوں اور چاہتے ہیں کہ بیعت کا اعلان اخبار میں ہو اسی طرح برادر غلام صدیق کنسٹیبل متعینہ بنگلہ تھانہ قریشی بھی احمدی سلسلہ میں داخل ہوتے ہیں اور اپنے نام کا اعلان چاہتے ہیں - ۳ ؍اپریل کی ڈاک میں چھ سات اور اصحاب نے بھی بیعت کی ہے - انکے نام فہرست میں چھپینگے -

(۹) حقیقۃ النبوۃ کے متعلق متعدد خطوط آئے ہیں - کہ اسکے ذریعہ جماعت میں ایک زندگی آگئی - اور مسیح موعود کی نبوت کے ذریعہ دلوں کو منور کردیا -

(۱۰) احباب کرام دعاؤں کا وقت ہے ۳ ؍اپریل کی ڈاک میں مینتے ۳۵ خطوط مختلف علاقوں کے پڑھے جن میں یہی شکایت ہے کہ طاعون کا زور ہے اللہ تعالیٰ ہماری جماعت کو محفوظ رکھے -

جنگ یورپ

جرمن کی ہوائی جہازوں کی ناکامی - پچھلے ہفتہ برطانوی تباد ۱۵۵ جہاز آئے اور گئے - مگر ان میں سے صرف پانچ کو جرمن غرق کرسکے -

جنرل بوتھا کی افواج نے جنوب مغربی جرمن افریقہ کا اہم مرکز آسس فتح کرلیا ہے - جرمن فوجیں آس کو خالی کرگئیں -

آسٹریلیا کے وزیر اعظم نے میدان جنگ کیلئے ایک اور کملی دستہ پیش کیا ہے -

برطانوی فوج کے ۴۴۰ ماتحت افسروں اور آدمیوں کو ممتاز خدمت کے میڈل ملے ہیں

پیرس میں ایک جرمن گولہ کی عنقریب نمائیش کی جائے گی وہ پانچ فیٹ اونچا اور وزن میں ۲۸ من ہے - اسکا فلیتہ بجلی کی مدد سے نکال لیا گیا ہے -

سر ایڈورڈ گرے نے صحت کے خیال سے احتیاطاً تین ہفتہ کی رخصت لے لی ہے مسٹر ایسکوئتھ وزیر اعظم وزارت خارجہ کا بھی کام کرینگے -

یقین ہے کہ ۱۹۱۵ء کے خاتمہ سے پہلے جرمنی میں قحط پڑ جائے گا (۳ ؍اپریل) کارپیتھین میں روسی حملہ جاری ہے ابھی کوئی فیصلہ کن نتیجہ نہیں نکلا -

جنگ پر بقول مسٹر گرامنڈ نو ارب پونڈ سالانہ کے حساب سے خرچ ہورہا ہے بلجیم کو ۵۲ کروڑ ۲۶ لاکھ پونڈ کا نقصان پہنچ چکا ہے - جرمنی کا سال بھر میں جنگ پر ۲ - ارب کروڑ ۵۰ لاکھ پونڈ خرچ ہوگا - از انجملہ ۵۹ کروڑ ۸۰ لاکھ پونڈ ملکی پیداوار کی بابت ہیں - اور ۸۷ کروڑ ۹۰ لاکھ پونڈ انسانی نقصانات کا بدل - انگلستان کا کل خرچ ایک ارب ۲۵ کروڑ ۸۰ لاکھ پونڈ ہوگا - فاتحین مغلوبین سے ساڑھے چار ارب پونڈ تاوان جنگ لینگے

جرمنی نے امریکہ سے اٹھ سو موٹر منگوائے تھے - مگر متحدہ بیڑہ کی طفیل منزل مقصود تک نہ پہنچ سکے

متحدہ بیڑے جرمن مال کے اڑہائی ہزار پوسٹل پیکٹ پکڑ چکے ہیں - اور پانچ سٹیمروں سے جرمن مال اتروا لیا گیا ہے -

قیصر نے آسٹریا کو سمجھایا تھا کہ ٹرسٹ کا علاقہ اٹلی کو دیدیا جائے - مگر قیصر جوسف نے نہ مانا

ڈچ سٹیمر شلینڈ بحر شمالی میں اڑ گیا - اہل عملہ بل پہنچائے گئے چھ زخمی ہوئے ایک ڈوب گیا -

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
الفضل
قادیان دارالامان - ۳/۶ اپریل ۱۹۱۵ء

جنگ یورپ کا مفید اثر
مُسکرات کی ممانعت
اسلام کی صداقت

لاریب آج رُوئے زمین پر بے نظیر تباہی کے خطرناک اور بھیانک مناظر دکھائی دے رہے ہیں۔ آدم کے بیٹے جس خونخواری اور درندگی سے ایک دوسرے کا خون گرانے کی ادنیٰ خواہش کے والا ہو رہے ہیں۔ اس کی مثال ابنائے آدم کی تاریخ کے صفحات سے مفقود ہے۔ بدقسمت جرمنی اپنے ہونہار فرزندوں کو ۲ لاکھ ۶۰ ہزار نفوس ماہوار کی اوسط سے جنگ کے مہیب دیوتا کی قربانگاہ پر بھینٹ چڑھا رہا ہے۔ دولتمند اور با اقبال انگلستان ۱۵ ہزار روپیہ فی منٹ کے حساب سے جنگ کی دیوی کے قدموں پر ڈال رہا ہے لیکن باوجود اس نقصان جان و مال باوجود کثرت مصائب و آلام ہم دیکھتے ہیں کہ بفحوائے ؎

ہر بلا کیں قوم را حق دادہ است
زیر آں گنج کرم بنہادہ است

یہ ہیبتناک جنگ بھی اپنے اندر برکات رکھتا ہے جو آغاز جنگ کے وقت سے وقتاً فوقتاً اپنا روشن چہرہ دنیا کو دکھاتی رہی ہیں۔

چونکہ اس جنگ کی نسبت انبیائے سابقین اور حضرت مسیح موعود کی عظیم الشان پیشگوئیاں تھیں جو آج اپنی شان کے ساتھ پوری ہو رہی ہیں۔ اس لئے ضروری تھا کہ یہ جنگ اپنے نتائج کے باعث اسلام کے لئے مفید اور اسلامی ترقی کے لئے ممد و مددگار ثابت ہوتا۔ خدا کے مسیح کا یہ قول کہ ؎

ہاں نہ کر جلدی سے انکار اے سفیہ ناشناس
اس پہ ہے میری سچائی کا سبھی دارومدار

خدا تعالیٰ کے افعال کیطرح عبث نہیں تمام انبیاء کے قائم مقام کا ایک پیشگوئی کو مدار سچائی ٹھہرانا سوچنے والوں کے لئے معنی خیز امر ہے۔

پس کوئی شخص ہرگز یہ خیال نہ کرے کہ جنگ یورپ جو عذاب الٰہی کی صورت میں آسمان سے نازل ہوئی ہے محض بنی نوع کی بربادی کا آلہ ہے بلکہ اصل بات یہ ہے کہ جس طرح خدا تعالیٰ معترح کو ماں سے مشابہت دیتا۔ اور بیماروں کیلئے بطور ہسپتال مقرر کرتا ہے اسی طرح عذاب الٰہی بھی کسی بہتری کے لئے آتا اور ایک آنیوالے جلال کا پیش خیمہ ہوتا ہے یہی حال موجودہ جنگ کا ہے۔ آسمان پر تاریک بادل ہیں مگر ان کے اندر سے ایک روشن جھلک دکھائی دے رہی ہے۔ زمین پر سنسان بے آب و گیاہ فراخ وسیع صحرائے اعظم کا پرتو پڑ رہا ہے مگر اس حالت میں بھی بھوکے۔ تھکان زدہ اور پیاسے مسافر کو امید ہے کہ دور فاصلہ پر کاسیاہ داغ کوئی نخلستان یا چشمہ شیرین ہے۔ غرض یہ کہ آگ کے برسنے خون کے بہنے۔ توپوں کی گرج۔ تلواروں کی جھنکار کے درمیان آج صداقت اسلام اور بنی نوع انسان کی بہتری کے آثار دکھائی دے رہے ہیں۔

آوازیں اُٹھ رہی ہیں کہ جنگ کے بعد کثرت ازدواج کے اصول پر عمل کیا جائے۔ اور جنگ سے مردوں کی تعداد میں جو کمی واقع ہوئی ہے۔ اوسے ترقی نسل کے اس بہترین ذریعہ سے پورا کیا جائے۔

پھر ایک میں نہیں بلکہ ایتلاف ثلاثہ کے تینوں ملکوں میں یہ تحریک عام ہو رہی ہے کہ مسکرات کے استعمال کو قانوناً روکا جائے۔ اور جس چیز کا استعمال عیسائی دنیا میں ایک مقدس رسم کا جزو تصور کیا جاتا رہا ہو آیندہ خصوصاً ایام جنگ میں اسے حکماً بند کیا جاوے۔ چنانچہ اس اصلاح میں سب سے پہلا قدم پٹرو گریڈ کے خودمختار فرمانروا زار نے اوٹھایا۔ اور اپنی تمام سلطنت میں حکم دے دیا کہ مُسکرات خصوصاً ودکا (قسم شراب) کی فروخت آیندہ قانوناً منع کی جاتی ہے۔ زار کی حکومت نے اس قانون کے نفاذ سے ایک بڑی قربانی کا اظہار کیا ہے کیونکہ ودکا رُوسی رعایا کی مرغوب ترین چیز اور روسی خزانہ کی آمد کا بہت بڑا ذریعہ تھا۔ اس کے بعد اگرچہ (بقول پاؤنیر ۲۔ فروری ۱۹۱۵ء) جمہوریہ فرانس کے رئیس پوانکاری نے وہ تو نہیں کیا جو زار نے کیا ہے تاہم اس نے حکم دے دیا ہے کہ آیندہ فرانس میں ابتیقہ اور ایرسیٹ (اقسام منشی اشیاء) کا استعمال قانوناً منع ہے۔ شراب کی دکانیں بند کرا دی گئی ہیں۔ روس اور فرانس کی اس اسلامیانہ کوشش کے بعد ہم منتظر تھے کہ برطانیہ کی آہستہ مگر پختگی اور مضبوطی سے بڑھنے والی قوم و حکومت اس طرف متوجہ ہو اور لندن سے بھی وہی یا اس سے بڑھ کر آوازہ اُٹھے جو قبل ازیں پٹروگراڈ اور پیرس سے اوٹھ چکی ہے۔ ہماری یہ خواہش ... آخر پوری ہوئی۔ جو کچھ ہم چاہتے تھے وہی ہوا۔ بیرن رائٹر لکھتے ہیں

مینوشی کے خلاف سخت تدابیر

(لنڈن ۳۰۔ مارچ) مسٹر لائیڈ جارج نے جہاز ساز کارخانہ داران کی مجلس کے ایک وفد کو باریابی کا شرف بخشا۔ جنہوں نے بیان کیا کہ اگرچہ ان میں ایک بھی ایسا شخص نہیں جسے شراب سے پرہیز ہو۔ مگر وہ درخواست کرتے ہیں کہ جن علاقوں میں ایسا سامان تیار ہوتا ہو جو جنگ کے لئے کارآمد ہے۔ وہاں پبلک ہاؤس اور کلب کلہم بند کر دیئے جائیں۔ انھوں نے یہ کہا کہ بکثرت مے نوشی اس کام میں سخت ہارج ہوگی۔

مسٹر لائیڈ جارج نے جواب میں کہا کہ آج صبح انہیں ملک معظم کی حضوری کا شرف حاصل ہوا تھا۔ ہز میجسٹی کو اس معاملہ کا بڑا ہی خیال ہے۔ مسٹر لائیڈ جارج نے کہا کہ مجھے یقین ہے کہ ملک نے اب سمجھنا شروع کر دیا ہے کہ مے نوشی کی سہولتوں سے کیا کچھ خرابی پیدا ہو سکتی ہے۔ اور کوئی معمولی طریق اختیار کرنے سے بہت ہی خفیف فائدہ ہوگا۔ موجودہ جنگ میں کامیابی اسی صورت میں ہوگی۔ جب سامان حرب کثرت سے موجود ہوگا۔ ارل کچنر اور سرجان فرنچ کا بھی یہی اعتقاد ہے۔ چانسلر صاحب نے فرمایا کہ وزارت کو آخری فیصلہ کرنے میں وفد کی نمایندگی سے بہت مدد ملیگی۔

(لنڈن یکم اپریل) مسٹر لائیڈ جارج کو ملک معظم نے ایک خط

روانہ کیا ہے۔ جسمیں تحریر ہے کہ گولی بارود بنانے والے کارخانوں کی اندیشناک حالت کو رویہ اصلاح کرنے کے لئے سخت تدابیر کی ضرورت ہے۔ اور بالاشبہ زیادہ تر شراب کی وجہ ہی سے میدان جنگ میں ہمارے بہادر سپاہیوں کو مزید کمک اور سامان حرب بھیجنے میں تاخیر ہوتی رہی ہے۔ اگر استعمال شراب جاری رہا تو اس سے موجودہ جنگ کے خطرات اور بوجھ اور بھی زیادہ بڑھ جائیں گے۔ اگر ضروری خیال کیا جائے۔ تو ملک معظم بھی بذات خود ترک شراب کی ایک عمدہ مثال قائم کرنے کو آمادہ ہیں۔ نیز اس امر کے لئے تیار ہیں کہ شاہی خاندان میں بھی اس کے استعمال کی ممانعت کر دیں تاکہ امیر اور غریب میں کوئی امتیاز نہ رہے۔

خیال کیا جاتا ہے کہ اس بارے میں سلطنت کے معزز اور ذی وجاہت کثیر التعداد افسر جنمیں وزرائے سلطنت اور جج بھی شامل ہیں۔ بہت جلد ملک معظم کی مثال کی تقلید شروع کر دینگے۔

(بعد کی خبر)۔ ارل کچنر نے اپنے ہاں خاتمہ جنگ تک استعمال شراب کی ممانعت کر دی ہے۔ ملک معظم کی مثال پر تحسین و آفرین ہو رہی ہے۔ اس سے کاریگر بہت متاثر ہوئے ہیں بعض حلقوں میں خیال کیا جاتا ہے اس سے تمام مسئلہ شراب حل ہو گیا ہے۔ اور شراب سے پرہیز کرنے کی خواہش خود بخود عام طور پر پھیل گئی ہے۔

۴-اپریل۔ اخبارات میں بعض مراسلات معزز اور سر برآوردہ اشخاص مثلاً لارڈ براسے۔ لارڈ کاوڈرے۔ اور لارڈ سڈنہم کیطرف سے شائع ہوئے ہیں۔ جن میں انہوں نے ملک معظم کی تقلید میں شراب استعمال نہ کرنے کا وعدہ کیا ہے سر چارلس مکارا کہتے ہیں کہ وہ اس امر پر رضامند ہیں کہ شراب کا ذخیرہ رکھنے والے تہ خانے بھی مقفل کر دیئے جائیں۔

لندن ۴-اپریل۔ مونٹریال (کنیڈا) کا تار مظہر ہے کہ ملک معظم نے مسئلہ مے نوشی کے متعلق جو طرز عمل اختیار فرمایا ہے۔ اسے کنیڈا میں پسندیدگی کی نگاہ سے دیکھا گیا ہے۔ اور کاروباری دنیا کے سر برآوردہ اشخاص کی رائیں بدیں مطلب شائع کیگئی ہیں کہ اثنائے جنگ میں مینوشی کی کلی ممانعت کی جائے۔ نیو برنزوک اور نووا اسکوشیا کی گورنمنٹیں انسداد مے نوشی کے مسئلہ پر غور کر رہی ہیں۔

سائبیریا والوں نے شراب خانوں کی بندش کر دی ہے۔ اور سینٹ لوئی اور اونٹیریو میں بھی عنقریب انسدادی تدابیر عمل میں لائی جانے والی ہے۔

ایک اور موقعہ پر مسٹر لائیڈ جارج وزیر داخلہ برطانیہ نے فرمایا۔ ایسے وقت جبکہ ہم جرمنی و آسٹریا سے مصروف پیکار ہیں۔ ہمارے لئے مینوشی نہایت ہی خوفناک دشمن ثابت ہوگی۔

مذکورہ بالا خبروں کے مطالعہ کے بعد کون ہے؟ جو اس امر کا قائل نہ ہو کہ :-

اسلام کے عملی اصول آج یورپ کو مغلوب کر رہے ہیں اور جن اقوام کو قضاء و قدر نے یورپ کے اسلحہ آتشیں کے سامنے سرنگوں ہونے پر مجبور کیا تھا۔ آج یورپ خود ان کے مذہب کے سامنے جھک رہا ہے۔ اور آیت مجید انما الخمر والمیسر رجس من عمل الشیطان کے حکم آسمانی کو اسی طرح ماننے کی تیاری کر رہا ہے۔ جس طرح پیغمبر عرب صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لانے والوں نے آغاز اسلام کے وقت کیا تھا۔ ہم اس مبارک تبدیلی پر خوش۔ آیندہ کی بشارتوں کے امیدوار اور افضال الٰہی کی آمد کے منتظر ہیں اور دل سے چاہتے ہیں کہ برطانیہ کے فرزند خصوصیت کے ساتھ اپنے اندر تبدیلی پیدا کریں اور وہی کریں جو بابر نے فتح پور سیکری کے میدان میں کیا تھا اگر بابر کی طرح شہنشاہ جارج کے سپاہی بھی مے نوشی کے سامان کو برباد اور ارادوں کو ترک کر دیں تو پھر کوئی وجہ نہیں کہ ملک معظم کا شمشیر زن بہادر قیصر کے مخمور سرفروش سپاہی پر کیوں غالب نہ آئے۔

نوٹ۔ کہا جاتا ہے کہ جرمن سپاہیوں کو حملہ کرتے وقت شراب سے مخمور کر دیا جاتا ہے۔ چنانچہ بعض اخبارات کے نامہ نگاروں نے لکھا ہے "وارسا کے نزدیک روسی فوج ہینڈن برگ کی فوج کی بہادری و دلیری سے دنگ رہ گئی۔ وہ کھلے میدان میں موت کی طرف آ رہے تھے۔ نیز ایسا معلوم ہوتا تھا کہ گویا وہ روسی توپ کی گولہ باری سے ذرا بھی خوف نہیں کھاتے۔ خبر ملی ہے کہ اس کا باعث کچھ اور ہی تھا۔ کیونکہ جس وقت روسی سرجن نے قیدی سپاہیوں کا معائنہ کیا تو صاف طور پر ظاہر ہو گیا کہ انہیں نشہ دیا جاتا ہے۔ جس کے سرور میں وہ موت تک کی پرواہ نہیں کرتے"۔

متفرق نوٹ

ضلع گوجرات کی تعلیمی حالت

سر مائیکل اوڈوائر کے گجرات تشریف لیجانے پر وہاں کے ڈسٹرکٹ بورڈ نے جو ایڈریس پیش کیا۔ ہز آنر نے شمار و اعداد کے ذریعہ سے بتایا کہ تعلیم کے لحاظ سے گجرات کا ضلع راولپنڈی کے تمام اضلاع اول درجہ پر ہے چنانچہ ۱۴-۱۹۱۳ء کے اندر وہاں کے ورنیکولر پرائمری مدارس میں ۱۴ ہزار طلباء (یعنی سکول میں جانے کی عمر کے لڑکوں کا ۳۰ فیصدی حصہ) تعلیم حاصل کرتے تھے۔ اس کے مقابلہ میں اضلاع شاہ پور جہلم اور راول پنڈی میں بالترتیب ۸۷۴۵ ۹۱۲۶ اور ۱۳۸۶۳ طلباء ورنیکولر پرائمری مدارس میں تعلیم پاتے تھے۔ ہز آنر نے فرمایا کہ اس ضلع میں ۳ ہائی اسکول ۴۔ اینگلو ورنیکلر ۴۔ ورنیکولر مڈل اور ۱۷۶ پرائمری سکول قائم تھے۔ اور سال مذکور کے اندر ۴۲ پرائمری مدارس کا اضافہ ہوا اور اس کے بعد اور سکول بھی قائم کئے گئے ہیں۔ ہز آنر نے یہ بھی فرمایا کہ گورنمنٹ نے اس ضلع میں سیکنڈری مدارس کے کاشتکار طلبا کی فیس میں خاص تخفیف کی ہے۔ اور پرائمری تعلیم کی توسیع کے مصارف کا دو ثلث سرکاری خزانہ سے ادا کیا ہے۔ آپنے انہیں یقین دلایا کہ گورنمنٹ حتی الامکان ان کے لئے تعلیمی سہولتیں پیدا کرنے سے کسی قسم کا دریغ نہ کریگی

گرجہ کو سرنگ سے اڑانیکی کوشش

چند اطالوی انارکسٹوں کی ایک جماعت نے نیویارک (امریکہ) کے مشہور و معروف سینٹ پیٹرک کے گرجہ کو ایک سرنگ سے اڑا دینے کی کوشش کی تھی مگر عین اس فعل کو عمل میں لانے کے وقت خفیہ پولیس کے بعض افراد کو علم ہو گیا۔ جس سے گرجا بال بال بچ گیا۔

رات کے وقت گرجے کے نیچے سرنگ بچھا دیگئی۔ دوسرے دن صبح کو زمین صاف و ہموار کر دی گئی۔ گرجے کے نیچے ایک سوراخ میں دو فیتے لگے ہوئے تھے۔ جن کا تعلق زمین کے اندر پھٹنے والے مادے سے تھا۔

فرینکا بارلو گرجے کے نیچے ان دو فیتوں کے پاس آیا۔ اور اپنے سگار سے ان کو آگ لگانے ہی لگا تھا کہ پولیس نے

اس کی مشکیں کس لیں۔ اور جیل خانہ میں لے گئے۔ اس کے ہمراہیوں کا ابھی تک پتہ نہیں چلا ❊

صوبہ متحدہ کا محکمہ اخبارات

پراونشل لیجسلیٹو کونسل کے ایک اجلاس میں مسٹر برن چیف سکرٹری نے ایک سوال کے جواب میں کہا کہ محکمہ اخبارات صوبہ متحدہ کا ماہوار خرچ ۵۵۰۰ روپیہ ہوتا ہے جسمیں زیادہ تر مطبوعات کے مصارف شامل ہیں۔ محکمہ تحقیقات جرائم اس کام کو بھی سرانجام دیتا ہے۔ البتہ ایک مترجم اور ایک کلارک ملازم رکھا گیا ہے۔ ۱۶۹۰۴ روزانہ اخبارات شایع ہوتے ہیں۔ جنمیں سے ۱۱۸۲ انگریزی۔ ۷۶۰۶ ہندی اور ۸۱۱۴ اُردو کے اخبارات ہیں۔ جو کلکٹروں کے پاس بھیجے جاتے ہیں۔ کلکٹر اپنی حسب پسند انہیں تقسیم کردیتے ہیں ❊

دردانیال

رائٹر کی رپورٹ سے پایا جاتا ہے کہ دردانیال کی ترکی سپاہ کی کمان جنرل لیمان وان سانڈرس کے سپرد کیگئی ہے اور رومانوی گورنمنٹ نے جرمنی کے زبردست دباؤ کے باوجود جرمنی کے ایک فوجی جیش کو رومانوی علاقہ میں سے گذر کر ترکی کی طرف جانے کی اجازت دینے سے انکار کردیا ❊

۲۹ مارچ کو بحیرہ اسود کا روسی بیڑا پھر باسفورس کی بیرونی قلعہ بندیوں کیطرف بڑھا۔ مگر کہر کی وجہ سے گولہ باری کی کاروائی جاری نہ رکھ سکا ❊

جنگ پر فرانس کا تبصرہ

فرانسیسی جنرل سٹاف کی طرف سے گذشتہ جنگی حالت کا تبصرہ کیا گیا ہے جسمیں لکھا ہے کہ جرمنی کا اصل منصوبہ یہ تھا کہ نہایت زبردست جمعیت کے ساتھ فرانس پر حملہ کرکے اُسے کچل دیا جائے۔ اور ایک ماہ کے اندر اسے بالکل تباہ کردیا جائے مگر اس میں جرمنی بالکل ناکام رہا۔ بلکہ اس نے سات مرتبہ سخت شکست کھائی۔ یعنی نینسی اور پیرس کی شکست ماہ اگست و نومبر کے جاجی حملے۔ ماہ ستمبر میں صفوں کو توڑنے کی کوشش کیلے پر ساحلی حملہ اور بالآخر نیپرز کا ناکام حملہ۔ اسی طرح اگرچہ جرمنی کی طاقت ور سپاہ نے نہایت دلیری اور استقلال سے کام لیا ہے مگر وہ کسی خاص جگہ فوقیت حاصل کرنے میں کامیاب نہیں ہوئی۔ چھ ماہ کی جنگ کے بعد اس نے مجبور ہو کر ایک جگہ ٹھہر جانے سے اسے اس کے سوا چارہ نہیں رہا۔ کہ پسپائی پر مجبور ہو۔ جس کا کچھ روسی کامیابیوں کی وجہ سے نسبتاً سرعت کے ساتھ عمل میں بعید از قیاس نہیں مگر یوں بھی اب اسے پسپا ہونے کے سوا اور چارہ ہی کیا رہ گیا ہے بخلاف اس کے فرانسیسی سپاہ نے پہلے دریائے مارن پر اور اس کے بعد فلینڈرس میں جرمنوں پر فتح پائی۔ اور ایک ایسی مہیب کوشش کے مقابلہ میں جس کی دنیا کی جنگی تاریخ میں مشکل سے نظیر پیش کی جاسکتی ہے۔ ایک ایسی ستارہ سکندری قائم کردی۔ جس کو پھاندنا محض ناممکن ہے اور ابھی فرانس وقت آنے پر اس سے بھی زیادہ اپنے جوہر دکھانے کے لئے آمادہ ہے۔ جرمنوں نے نیپرز پر حملہ کرکے اس امر کا بہت اچھا ثبوت دیا کہ ناکافی تیاری کے ساتھ حملہ کرنے کی کس قدر گراں قیمت ادا کرنی پڑتی ہے۔ یہ بھی معلوم ہے کہ برطانی سپاہ کو بھی بھاری کمک پہنچ گئی ہے اور معلوم ہوا ہے کہ انگلستان میں کثیر التعداد سپاہ فوجی تعلیم حاصل کر رہی ہے۔ بلجیم اور سرویا کی سپاہ بھی حاصل کر رہی ہے اور روس اپنے زنگروٹوں کی عظیم جمعیت سے کام لے رہا ہے جنمیں سے ابتک صرف ۵ فیصدی میدان جنگ میں آئی ہیں

چینی ترکستان میں تبلیغ عیسائیت

دُنیا کے اس تنہا گوشہ میں سویڈن کی مشنری جماعت سنہ ۱۸۹۲ء سے تبلیغ و اشاعت تثلیث کا کام سرانجام دے رہی ہے۔ جولائی سنہ ۱۸۹۴ء میں چند پادری کاشغر میں پہنچے ابتداً میں مشن کو بڑی صعوبتوں سے سابقہ پڑا۔ واعظین تثلیث کو بمشکل کوئی مکان کرایہ پر ملتا تھا۔ مدت تک انہیں ایک باغ میں قیام کرنا پڑا۔ اور کئی دفعہ ان پر ڈاکے پڑے غضبناک لوگوں کے گروہ اس محل کے قریب جمع ہوجاتے تھے جہاں ان پادریوں کا ڈیرا تھا۔ اور اُن کے خانمان کو تباہ کردینا چاہتے تھے۔ آخر کار مشن کو نہ صرف ترکستان میں اپنا کام جاری رکھنے میں کامیابی ہوئی۔ بلکہ اس نے لوگوں کا اعتبار بھی حاصل کرلیا۔ جماعت مبلغین کے افراد جب بازار میں کوئی چیز خریدتے ہیں تو بائع اس روپیہ کو ہرگز شمار نہیں کرتا۔ جو وہ اُسے دیں۔ اور جب اُسے ایسا کرنے کے لئے کہا جائے تو وہ کہتا ہے جو کچھ آپ دیں وہ ہمیشہ ٹھیک ہوتا ہے ہمیں گننے کی ضرورت نہیں جب مخالفت کا خاتمہ ہوگیا۔ اور لوگوں کا مبلغین کی طرف ایک قسم کا دوستانہ میلان ہوگیا تو تعلیم کا کام شروع کردینا بھی ممکن نظر آیا۔ مگر آج کل کاشغر۔ یانجنگ اور یارقند کے مدارس میں طلبا اچھی تعداد میں زیر تعلیم ہیں۔ ینگی حصار میں بھی پچھلے نومبر سے تعلیم کا کام شروع ہوگیا ہے۔ کتابیں نہ ملنے کی وجہ سے جو تکلیف ہو رہی تھی۔ اس کا بھی اب انسداد ہوگیا ہے۔ کیونکہ مشن نے اپنا مطبع قائم کردیا ہے ایسی کتابیں پڑھائی جاتی ہیں جو ابتدا میں ایک ایسے ملک کے لئے موزون ہوسکتی ہیں۔ عہد نامہ جدید کا ترجمہ ہوچکا ہے۔ اور اس پر نظر ثانی بھی ہوچکی ہے۔ صرف چار انجیلیں ابھی تک انطباع پذیر ہوئی ہیں۔ جن کی آٹھ ہزار سے زیادہ جلدیں تقسیم ہوچکی ہیں۔ مگر اب مذہبی تاریخ کے علاوہ دیگر علوم کی بہت سی کتابیں چھپ رہی ہیں۔ یہ تجویز زیر غور ہے۔ کہ سال رواں کے اختتام ایک پندرہ روزہ ترکی اخبار جاری کردیا جائے۔ اور اُسے تمام صوبہ کی آبادی کے ہاتھوں میں پہنچایا جائے۔ چینی ترکستان میں اس مشنری سوسائٹی کے چار صدر مقام۔ چار مدارس۔ تین شفاخانے اور ایک مطبع ہے۔ ۲۲ مبلغین سرگرم دعوت و تبلیغ ہیں۔ یہاں سے ارمنی ہی قریب ترین جگہ ہے جہاں انگریزی مشن کام کر رہا ہے یہ جگہ صوبہ کے مشرقی حصہ میں واقع ہے۔ شہر مذکور کاشغر سے ۲۵ دن کی مسافت پر واقع ہے۔ جب سارا مشن اپنے کاموں میں اضافہ کریگا اس وقت ایک اور مقام ختن کے قدیمی شہر میں بھی تعمیر ہوگا جو یارقند سے ۸ دن کی مسافت پر جنوب مشرق کو تبت کی طرف واقع ہے ❊

امتحان انٹرنس پنجاب یونیورسٹی

۱۹-اپریل صبح انگریزی پیپر الف بعد دوپہر سنسکرت عربی اور لاطینی پیپر اے (صبح کو ہر روز ۷ بجے سے ۱۰ بجے تک لازمی مضامین میں امتحان ہوا کرے گا اور سہ پہر کو ۳ بجے سے ۶ بجے تک اختیاری مضامین میں) ۲۰-اپریل منگل۔ صبح انگریزی پیپر بی۔ شام سنسکرت عربی و لاطینی پیپر بی۔ ۲۱-اپریل بدھ۔ صبح ریاضی پیپر اے شام دیسی زبانیں پیپر اے۔ ۲۲-اپریل جمعرات صبح ریاضی پیپر بی۔ شام ورنیکولر زبانیں پیپر بی۔ ۲۳-اپریل جمعہ صبح تاریخ پیپر اے۔ شام ڈرائنگ پیپر اے۔ ۲۴-...

فزیالوجی اور حفظان صحت پیپر اے (۳ سے ۶ تک)
۲۴ - اپریل ہفتہ - صبح جغرافیہ پیپر بی - ڈرائنگ پیپر بی
فزیالوجی و حفظان صحت پیپر بی - ۲۶ - اپریل پیپر بی صبح
فارسی پیپر اے - شام فزکس و کمسٹری پیپر اے - ۲۷ -
اپریل منگل - صبح فارسی پیپر بی - شام فزکس و کمسٹری
پیپر بی - ۲۸ - اپریل بدھ انگریزی اور فزیکل سائنس زبانی
و عملی ۷ - بجے صبح - ۳۰ - اپریل جمعہ فزیالوجی و حفظان
صحت زبانی و عملی ۷ بجے صبح یکم مئی - ہفتہ فزیالوجی
و حفظان صحت زبانی و عملی ۷ بجے صبح ؁

معرکہ میران شاہ میں فیصلہ کن فتح

شملہ ۳۰ مارچ خبر آئی تھی - کہ

جدرانی قبیلہ کا ایک لشکر وادی ٹوچی کے کسی مقام پر حملہ کرنے کے لئے جمع ہو رہا ہے - چنانچہ ۲۵ مارچ کو آٹھ دس ہزار کا لشکر سرحد ڈیورنڈ کو عبور کر کے چوکی میران شاہ سے چھ میل کے فاصلہ پر پہنچ کر سنگھر بنانے لگا - کیمپ میران شاہ سے ایک بکٹ بھیجا گیا تو اس پر آتش بازی ہوئی - ۲۵ - ۲۶ مارچ کی درمیانی رات بسکوت گذری - ۲۶ کی صبح کو کیمپ میران شاہ سے نکل کر انگریزی فوج نے زیر کمان جنرل فین دشمن پر حملہ کیا - اس فوج میں ۲۵ - کیولری کے دو رسالے ۲۸ ویں کوہی باتری دسم جاٹ و ۲۵ سکھ پلٹن اور نارتھ وزیرستان ملیشیا تھی - معرکہ میں کامل کامیابی ہوئی - دشمن سرحد ڈیورنڈ سے پار بھگا دیا گیا - اس کے دو سو قتل تین سو زخمی ہوئے - اور کئی قیدی - رائفلیں - تلواریں خنجر اور جھنڈے ہاتھ آئے - ۲۷ کی صبح کو گرداوری کی گئی تو چند لاشوں اور شدید زخمیوں کے سوا دشمن کا کوئی نشان نہ ملا - زخمی میران شاہ لائے گئے - جہاں وہ زیر علاج ہیں ؁

فوجی بھرتی

بقول ہز آنر سر مائیکل اوڈوائر ابتدائے محاربہ سے یکم مارچ تک تمام ہندوستان

میں ۵۴ ہزار نئے رنگروٹ بھرتی ہوئے - جنمیں نصف سے کچھ زیادہ فقط پنجاب سے ملے - اور از انجملہ دس ہزار آدمی پنجابی مسلمان تھے - جن کا مرکز راولپنڈی ہے - صرف ضلع راولپنڈی سے ۴ ہزار آدمی ملے - اس سے دوسرے درجہ پر ضلع جہلم ہے - اور پہلا ہندوستانی جسے وکٹوریا کراس ملی یعنی ۱۲۹ ویں بلوچی رجمنٹ کا خداداد خاں اسی ضلع کا متوطن ہے - گجرات و اٹک سے بھی خاصے آدمی ملے مگر اضلاع میانوالی و شاہ پور میں نسبتاً کم آدمی بھرتی ہوئے بجز ٹوانہ قبیلہ کے - جس نے وفاداری و ایثار کی شاندار مثال اپنی قدیم روایات کے حسب حال قائم کی ؁

برزی مسل کے ایران جنگ

روسی قصبہ کیت میں پہنچ گئے

ہیں - از انجملہ ۲۷۴ - افسر ہیں - جو سب کے سب ہنگروی ہیں - سرکاری بیان ہے کہ کارپیتھین میں روسی کارروائی بکامیابی جاری ہے - روسیوں نے اتوار کو ازدک اور بارٹفلڈ کے درمیان قلعہ بند پہاڑیاں فتح کریں - اور ۵۴۰۰ قیدی مع ۲۶ توپوں اور مترالیوزوں کے پکڑ لئے - استروی بیان ہے کہ روسیوں کی جرار فوج جس کے ساتھ برزی مسل کے کچھ محاصرین بھی ہیں - درہ لپکو اور ازدک کے علاقہ میں برابر حملہ کر رہی ہے -

جرمن نقصانات

جرمن فوج میں پچیس جیش تھے - آغاز محاربہ پر لینڈ سٹرم کے

علاوہ جرمنی کے پاس ۱۶ جیش تھے - اکتوبر میں سات جیش اور بڑھائے گئے - دونوں محاذوں پر وسط جنوری تک جرمنی کے ۱۸ - لاکھ آدمی ہلاک مجروح و اسیر ہوئے از انجملہ غالباً پانچ لاکھ تندرست ہو کر پھر فوج میں واپس آچکے ہیں - لہذا جرمن خالص ہوا نقصان کی مقدار دو لاکھ ۷۰ ہزار ہے - اگر جرمنی کی پوری فوجی طاقت نوے لاکھ متصور کی جائے - تو اس حساب سے ۱۹۱۵ء کے خاتمہ پر اس کے پاس صرف ۳۲ لاکھ آدمی رہ جائیں گے - جن کی علاوہ بیس لاکھ ایسے آدمی ہونگے - جو زیادہ تر غیر تواعد دان ہوں گے - پس اس کا موجودہ ذخیرہ صرف دس ماہ کے محاربہ کے لئے کفایت کر سکیگا ؁

نظم

ابن مہدی سے جس کو الفت ہے | اس کو ہر دم خدا کی رحمت ہے
جسے ہے منکر نبوت احمد کا | اس کی کیا خاک احمدیت ہے
زہر سمجھے جو ذکر احمد کو | اس کو اللہ سے عداوت ہے
کاش! پیغام یہ بتائے ہیں | کیا یہ انصاف اور صداقت ہے
اک خلیفہ کی ہو نہ جب حاجت | چار کی کس لئے ضرورت ہے
طعن کرتا ہے جو مسیحا پر | ایسے مخلص پہ حق کی لعنت ہے
وہ جو محمود کو مٹاتے تھے | کاش سوچیں جو دل میں غیرت ہے
کس کا ہے آج وہ خدا حامی | کس کی قلت ہے کس کی کثرت ہے
کون ناکام نا مراد ہوا | کس کی جانب خدا کی نصرت ہے
سب بُرائی کا ہیں شکار ہوئے | کبر سے آئی اُنپہ آفت ہے
ڈال کر پھوٹ کل جماعت میں | پھر یہ دعویٰ کہ ہم میں وحدت ہے
حق نے دکھلائی قدرت ثانی | اس سے انکار اک بغاوت ہے
جبکہ مہدی کا ہے پسر محمود | پھر انہیں اس سے کیوں کدورت ہے
چھ برس مان کر خلیفہ کو | کیوں خلافت سے اتنی نفرت ہے
جب حقیقت کھلی نبوت کی | چھائی پیغامیوں پہ دہشت ہے

شکر کر تو نصیر مولیٰ کا
تجھ کو محمود سے عقیدت ہے

شیخ نصیر احمد احمدی خلف شیخ محمد یوسف احمدی - انبالہ

سوامی دیانند کا کام ادھورا رہ گیا

جو لوگ خدا کی طرف سے اصلاح کے لئے مامور ہو کر آتے ہیں انکی صداقت کا نشان یہ ہے کہ وہ جس کام کے لئے آتے ہیں اس کو پورا کر کے جاتے ہیں انکی سخت مخالفت ہوتی ہے مگر چونکہ ان کا بھیجنے والا وہ خالق کائنات ہے جس کے قبضۂ قدرت میں جنازہ جہاں کی مہار ہے اسلئے وہ ضرور کامیاب ہوتے ہیں اور دنیا سے نہیں رخصت ہوتے جبتک کہ یہ ندا نہ سن لیں کہ تمہارا کام مکمل ہو گیا کیونکہ موت بھی اُسی کے اختیار میں ہوتی ہے جس نے انہیں بھیجا چنانچہ ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایک ایسے اکھڑ قوم میں مبعوث ہوئے جو نہ کبھی کسی کی محکوم ہوئی نہ اس نے اپنی حالت کی اصلاح کی - مگر آپ وہ زبردست شخصیت تھے - کہ اسوقت کام چھوڑا - جب الیوم اکملت لکم دینکم کی ندائے ربانی سن لی - بخلاف اس کے دوسرے اصلاح کے مدعی کام ادھورا چھوڑتے ہیں اور موت جب چاہتی ہے اپنا کام کر جاتی ہے وہ اس خالق کائنات کی طرف سے مامور نہیں ہوتے کہ وہ کام پورا ہونے تک موت کو روکے رکھے اس کے ثبوت میں پرکاش کا مندرجہ ذیل نوٹ ہے ؎ -

بمبئی سے ایک پنڈت اپنے کام کے لئے یہاں آیا وہ میرا ....

حضرت اقدس کا نام وعظوں میں

سنتا ہوں کہ وہ جو احمدیت کا ذکر تک قاتل سمجھتے تھے۔ اور جو حضرت اقدس کے نام کو تبلیغ اسلام میں حارج کہتے تھے اب کم از کم احمدی حلقے میں اس خبر کو شہرت دلانا چاہتے ہیں کہ حضرت اقدس کا نام لیا جاتا ہے مگر سوال یہ ہے کہ نام لینے سے مراد کیا ہے؟ آریوں کی مجلس میں اولاً یہ کہنا کہ سوامی دیانند جی مہاراج وہ زبردست شخصیت رکھتے تھے۔ کہ ان کے اثر سے بیشمار لوگوں نے بتوں کی جھولیاں بھر بھر کے دریا میں بہا دیں اور پھر دبی زبان سے یہ کہہ جانا کہ محمد عربی نے بھی بت پرستی مٹانے میں مقدور بھر کوشش کی۔ اسلام کے مقدس نبی کے نام کی تبلیغ نہیں بلکہ اسکی توہین ہے کسی شہر کے بدنام کر سکے یا باشندوں کے۔ اور پیروں (خواہ وہ کیسے ہی شرک آموز ہوں) لیڈروں مولویوں کی تعریف کے پل باندھ دینے کہ بس جو کچھ کر رہے ہیں یہی کر رہے ہیں۔ عماد الدین ہیں تو یہ۔ اسلام کو اسوقت زندہ کرنے والے ہیں تو یہ۔ اور پھر اسی سلسلہ میں جلدی سے ادھر اُدھر دیکھتے ہوئے کہ شاید کوئی بول اٹھنے والا تو نہیں یہ کہہ جانا کہ مرزا غلام احمد صاحب نے بھی عیسائیوں یا آریوں کے رد میں کتابیں لکھیں۔ یہ حضرت مسیح موعود کی توصیف نہیں بلکہ تذمیم ہے۔

وہ جو خدا کا برگزیدہ نبی ہے اس بات کا محتاج نہیں کہ ہم اسے بھری محفل میں مسلمان کہہ دیں اور یہ سمجھا جائے کہ مبلغ نے بڑا کام کیا کہ حضرت مرزا صاحب کو بھی مسلمان کہہ دیا۔ اگر تم میں کچھ ہمت ہے کچھ جرأت ہے تو میرے مطاع میرے آقا کو اسکی اصلی پوزیشن میں پیش کرو۔ دنیا کو اطلاع دو۔ کہ خدا کا ایک نبی آیا۔ پر دنیا نے اسے قبول نہ کیا لیکن خدا اسے قبول کریگا۔ اور بڑے زور آور حملوں سے اسکی سچائی ظاہر کر دے گا۔ یہ نہیں کہ پچھلی شہر میں اما ینفع الناس فیمکث فی الارض کی غلط تفسیر کرو۔ کہ جو انسان سب سے زیادہ نفع رساں ہو۔ وہ سب سے زیادہ عمر پاتا ہے اور پھر سر سید اور محسن الملک کے زمرے میں خدا کے برگزیدہ مسیح موعود کو بھی گن جاؤ اور جب کوئی اعتراض کرے تو سر کھجلاتے ہوئے یہ کہہ جاؤ کہ مولوی ثناء اللہ صاحب بھی اسی آیت کے مصداق ہیں اور کھسیانے ہو کر پیشگوئی کر دو۔ کہ مولوی ثناء اللہ صاحب بھی بہت عمر پائینگے۔ کیونکہ اس آیت کے یہ معنے ہوتے تو سب سے زیادہ نفع رساں مبارک وجود تو حضرت خاتم النبیین محمد مصطفےٰ رسول رب العالمین کا تھا۔ جن کی عمر ۶۳ برس ہوئی۔ ایک شاہزادہ کو تحصیل کے چپڑاسیوں کی صف میں لا کھڑا کرنا اسکی ہتک ہے کوئی تعریف کی بات نہیں حضرت اقدس کا نام وعظوں میں لینے کے یہ معنے نہیں کہ غیروں کے سامنے آپکے درجے کو گھٹا گھٹا کر پیش کیا جائے اور آپکو ایک معمولی مولوی یا پیر کی حیثیت میں دکھایا جائے یہ تو اس ذات ستودہ صفات کی ہتک ہے نام لینا تو یہ ہے کہ دنیا کو بتایا جائے کہ اب اس زمانہ کی ضرورت کے نبی دنیا کی تمام قوموں کے نجات دہندے خدا کے برگزیدہ مسیح موعود اور وہ مہدی ہیں جن کا ذکر احادیث صحیحہ میں ہے اور وہ رسول ہیں۔ جس کی ذریعے آنحضرت صلعم کی بعثت ثانی کا عہد پورا ہونا تھا۔ اور وہی رسول ہیں جس کی پیشگوئی قرآن مجید میں ہے اور جس کے صدق کے نشانات ایسے ہیں کہ اگر دہ ہزار نبی پر بھی تقسیم کئے جائیں۔ تو ان سے ان کی نبوت ثابت ہو سکتی ہے چہ جائیکہ اسکی اپنی نبوت ثابت نہ ہو۔ ہاں یہ وہی موعود ہے جو نہ صرف تمام اولیاء امت محمدیہ تمام خلفاء امت محمدیہ بلکہ اکثر انبیاء علیہم السلام سے بھی تمام شان میں بڑھکر ہے اور جو یقیناً **محمد ثانی** ہے صلی اللہ علیہ وسلم

اللہ تعالیٰ نے حضرت اولوالعزم کے ذریعے جماعت کی موجودہ حالت کے بارےمیں چار برس پہلے ہمیں آگاہ کر دیا تھا۔

یہ سطور حضرت صاحبزادہ صاحب کے اشتہار "من انصاری الی اللہ" مطبوعہ بدر ۲۳ فروری ۱۹۱۱ء سے نقل کیجاتی ہیں۔

چند دن کا ذکر ہے کہ صبح کے قریب مینے دیکھا کہ ایک بڑا محل ہے اور اسکا ایک حصہ گرا رہے ہیں اور اس محل کے پاس ایک میدان ہے اور اس میں ہزاروں آدمی پتھیروں کا کام کر رہے ہیں اور بڑی سرعت سے اینٹیں پاتھتے ہیں مینے پوچھا کہ یہ کیسا مکان ہے اور یہ کون لوگ ہیں۔ اور اس مکان کو کیوں گرا رہے ہیں تو ایک شخص نے جواب دیا کہ یہ جماعت احمدیہ ہے اور اسکا ایک حصہ اسلئے گرا رہے ہیں تا پرانی اینٹیں خارج کی جائیں (اللہ رحم کرے) اور بعض کچی اینٹیں پکی کیجائیں اور یہ لوگ اینٹیں پاتھتے ہیں تا اس مکان کو بڑھایا جائے اور وسیع کیا جائے یہ ایک عجیب بات تھی کہ سب پتھیروں کا منہ مشرق کی طرف تھا۔

کیا یہ ہمارے وہم وگمان میں بھی ہو سکتا تھا کہ جماعت احمدیہ کا ایک حصہ گرایا جائیگا اور چند پرانی اینٹیں نکالی جائیں گی۔ اور کیا حضرت صاحبزادہ صاحب کے اختیار میں تھا کہ وہ ایسا کر سکتے۔ یہ الٰہی فعل ہے۔ اور اس امر غیب پر اطلاع جس کے ذریعہ دیگئی اسکا منجانب اللہ ہونا ظاہر ہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح خلیفہ اوّل کی ڈائری

(منقول از بدر ۱۳ اپریل ۱۹۱۱ء)

ایک دوست نے عرض کیا × × × جنکا انکار (از مسیح موعود) جان بوجھکر نہیں انکو کس طرح ملزم کیا جائے۔ فرمایا گورنمنٹ کے قانون کا نہ جاننا کوئی عذر نہیں اس دوست نے عرض کیا گورنمنٹ کو چونکہ دلوں کا پورا علم نہیں ہوتا اسلئے وہ سزا دینے میں معذور ہے اور اللہ تعالیٰ تو علیم بذات الصدور ہے فرمایا اگر یہی بات ہے تو پھر تلوار مظلوم کو کیوں کاٹتی ہے۔

ایک شخص نے عرض کیا کہ حضرت اقدس نے غیر احمدیوں کے بارے میں بعض مقامات پر ایسی تحریریں لکھی ہیں جن کو انکی نسبت بولنے سے دل ڈرتا ہے مثلاً ایک مقام پر فرمایا تمام سعید لوگ خدا کی اس آواز کو سنکر قبول کرینگے سوائے انکے جو دوزخ کے بھرنے کے واسطے فرمایا۔ ہمارے مخالف ان عیسائیوں کو جو بلاد یورپ میں رہتے ہیں کیا سمجھتے ہیں۔ دہریہ کہتے ہیں اگر خدا میں رحم ہوتا تو چھوٹے بچے نہ مرتے × × × بس اس قسم کے ترس کے لفظوں کا نتیجہ دہریت ہے یا مرزا کا انکار کر دیا جائے۔

۲۔ ۶ اپریل ۱۹۱۱ء کو حضرت خلیفۃ المسیح بعض خطوط کا جواب لکھوا رہے تھے ڈاک میں ایک مخالف کا خط بھی تھا آپنے محررِ ڈاک کو فرمایا۔ اس کا سرنامہ لکھو۔ جناب من دوبارہ فرمایا صرف جناب رہنے دو اور سلام نہ لکھو کیونکہ یہ لوگ خدا کے فضل سے دور ہیں اور ہم سے ایک طرف ہیں۔

مولوی محمد علی صاحب اور غیر احمدی کا جنازہ

یہاں ایک شخص موسیٰ خان نام جہانتخانے میں کچھ مدت رہا بیمار تھا مرگیا کسی نے کہا کہ اسکے سامنے بارہا احمدیت پیش کی گئی مگر اس نے بیعت نہ کی اسپر خلیفہ ثانی نے تحقیقات کا حکم دیا۔ بہت سی تحقیقات کے بعد معلوم ہوا۔ کہ فی الواقعہ وہ احمدی نہ تھا۔ اسلئے آپنے حکم دیا کہ تکفین و تدفین کا خرچ میں دیدونگا اور جنازہ غیر احمدیوں کو اطلاع دیکر پڑھا۔ دو یہ ایک معمولی واقعہ تھا مگر اسپر طوفان بے تمیزی برپا کیا گیا اور اس قلم کو پھر حرکت میں آنیکی ضرورت ہوئی۔ جو اس میدان کا تجربہ کار مگر اکثر ناکامی سے سرنگوں رہنے والا ہے تعجب کی بات ہے کہ جماعت کے شیرازہ اتحاد کو توڑ کر دارالامان کو دارالفساد قرار دینا حضرت اقدس مسیح موعود کی شبانہ دعاؤں الٰہی تعلیموں سے تیار کردہ جماعت کو مشرک بنانا آنجناب کی قائم کردہ انجمن (جو خدا کے مقرر کردہ خلیفہ کی جانشین ہے۔ اور جس کی کثرت رائے کا فیصلہ خود الٰہی کے مسلمات کے رو سے قطعی ہے) کو کالعدم بتانا آنحضور کے خاص وحی الٰہی کے ماتحت بنا کردہ مقبرہ بہشتی کے مقابل ایک ڈھونگ رچانا تو کوئی جرم نہیں۔ مگر اس زمین پر اس نیلگون آسمان کے نیچے اگر کوئی جرم ہے اگر کوئی گناہ ہے اگر کوئی ایسی حرکت ہے جو احمدیوں کو یک قلم موجودہ عیسائیوں کی طرح گمراہ کر دینے والی ہے تو صرف "غیر احمدیوں کا جنازہ نہ پڑھنا" ہے۔ غیر احمدی کے جنازہ کے متعلق ہمنے محکمات اور اصول سلسلہ کو دیکھنا ہو

محکم کیا ہے ؟ مسیح موعود نبی ہیں بلحاظ نفس نبوت یقیناً ایسے ہی نبی جیسے ہمارے آقا سیدنا محمد مصطفےٰ علیہ السلام۔

محکم کیا ہے۔ نبی کا منکر اور اسکے ہم الکافرون کے فتوے کے نیچے ہے۔

محکم کیا ہے - کافر کا جنازہ جائز نہیں ہے۔

اصول سلسلہ کیا ہے ؟ حضرت اقدس کا ارشاد کہ تمہیں دوسرے فرقوں کو جو دعویٰ اسلام کرتے ہیں بکلی ترک کرنا پڑیگا (اربعین) چنانچہ اسی لئے آپنے میل جول تعلقات کے جسقدر ذرائع تھے نماز باجماعت۔ نکاح ان سے روکدیا۔

پس ہم کوئی ایسا فعل کرنے کے مجاز نہیں جن میں یہ محکمات برقرار نہ رہیں یا اصول سلسلہ میں کوئی رخنہ پڑے خلیفہ اپنے متبوع کے احکام کا نافذ ہوتا ہے اور جو امر مباح یا جوازنہ کے حد تک ہو اسکو رد کرنے کا پورا اختیار رکھتا ہے۔

ان باتوں کو مدنظر رکھتے ہوئے ہم اگر کوئی فتویٰ ایسا پائیں جو محکمات و اصول سلسلہ کے خلاف نظر آئے تو وہ فتوے خاص حالات سے مختص ہوگا اور ہرگز عام نہیں۔

مثلاً ۱۸ر اپریل ۱۹۰۲ء کا فتویٰ پیش کیا جاتا ہے۔ کہ حضور نے فرمایا۔

"اگر اس سلسلہ کا مخالف تھا ہمیں برا کہتا اور سمجھتا تھا تو اسکا جنازہ نہ پڑھو اور اگر خاموش تھا اور درمیانی حالت میں تھا تو اسکا جنازہ پڑھ لینا جائز ہے۔"

اس کے ساتھ یہ عبارت بھی پیغام میں چھپی ہے۔ کہ :-

"متوفی اگر مکفر اور مکذب نہ ہو تو اس کا جنازہ بیشک پڑھ لیا جائے۔"

مگر ۳۰ر اپریل ۱۹۰۲ء کے الحکم میں جہاں سے ۱۸ر اپریل کی ڈائری نقل کی گئی یہ فقرہ موجود نہیں۔

اب اس فتوے میں کئی باتیں قابل غور ہیں۔

اوّل تو یہ کہ پہلے بھی بہت سے انبیاء علیہم السلام گزرے ہیں دو ہی فریق ہوئے ہیں۔ ایک ماننے والے۔ ایک نہ ماننے والے ماننے والے مومن کہلاتے ہیں اور نہ ماننے والے کافر۔ تیسرا گروہ خاموش کسی الگ فتوے کے ماتحت نہیں ہوتا۔ بلکہ ہمیشہ وہ کفار کے ساتھ کے شامل سمجھا جاتا ہے چنانچہ حضرت اقدس نے ایسے لوگوں کے دل کی کیفیت ظاہر کرنے کے لئے یہ طریق بتایا۔

"اگر دوسرے لوگوں میں تخم دیانت اور ایمان ہے اور وہ منافق نہیں ہیں تو انکو چاہیئے کہ ان مولویوں کے بارے میں ایک لمبا اشتہار ہر ایک مولوی کے نام کی تصریح سے شائع کردیں کہ یہ سب کافر ہیں کیونکہ انہوں نے ایک مسلمان کو کافر بنایا تب میں ان کو مسلمان کہہ لونگا بشرطیکہ ان میں کوئی نفاق کا شبہ نہ پایا جائے اور خدا کے کھلے کھلے معجزات کے مکذب نہ ہوں۔" (حقیقۃ الوحی صفحہ ۱۶۵)

اب صاف ظاہر ہے کہ اس طریق پر وہی چلیگا۔ جو احمدی ہوگا غیر احمدی سے تو یہ ناممکن اور محال ہے اگر ناممکن نہیں تو کوئی نظیر پیش کرو پھر مکفر کی تشریح بھی فرمادی تاکہ صرف انہی لوگوں کو مکفر نہ سمجھا جائے جو فتویٰ کفر پر مہر لگادیں۔ بلکہ فرماتے ہیں :-

"کافر کو مومن قرار دینے سے انسان کافر ہو جاتا ہے × × × جسقدر لوگ میرے پر ایمان نہیں لاتے (یہ کلمہ حصر زیر نظر ہے) وہ سب کے سب ایسے ہیں کہ ان تمام لوگوں کو وہ مومن جانتے ہیں۔ جنہوں نے مجھ کو کافر ٹھہرایا ہے۔" (حقیقۃ الوحی صفحہ ۱۶۴)

کافر کن لوگوں نے ٹھہرایا ہے ارشاد ہوتا ہے۔

"یہ عجیب بات ہے کہ آپ کافر کہنے والے اور نہ ماننے والے کو دو قسم کے انسان ٹھہراتے ہیں حالانکہ خدا کے نزدیک ایک ہی قسم ہے۔"

حاشیہ پر فرمایا -

"جو شخص مجھے نہیں مانتا وہ مجھے مفتری قرار دیکر مجھے کافر ٹھہراتا ہے اسلئے میری تکفیر کی وجہ سے آپ کافر بنتا ہے۔" (حقیقۃ الوحی صفحہ ۱۶۳)

پس ہم ان لوگوں کو بھی جو حضرت اقدس کی بیعت میں توقف کرتے ہیں یا خاموش ہیں۔ انہی کے ساتھ سمجھینگے جو مکفر و مکذب ہیں کیونکہ توقف بھی ایک قسم انکار کی ہے (براہین حصہ پنجم) اور خاموش بھی بقول حضرت اقدس انکے ساتھ ہیں کیونکہ نہ ماننے والے اور مکفر دو قسم نہیں بلکہ ایک ہی قسم ہیں اور جتنے لوگ آپ پر ایمان نہیں لاتے یا کافروں کے کفر کی نفی کرتے ہیں۔ اور اسی واسطے ۲۴ر مئی ۱۹۰۸ء کے بدر میں چھپا ہے۔ کہ حضرت اقدس نے فرمایا :-

"ہم خوب آزما چکے ہیں ایسے لوگ در اصل منافق ہوتے ہیں اور منافق نفاق کی حالت میں کیونکر مومن ہوسکتا ہے۔" (حقیقۃ الوحی صفحہ ۱۶۵)

اب یہ سوال ہوسکتا ہے کہ پھر حضرت مسیح موعود نے کیوں جنازہ جائز فرمایا۔ تو ہم کہینگے۔ کہ حکم آخری عمل ہی معتبر ہے۔ یہ تشریح جو ہمنے اوپر لکھی ہے ۱۹۰۲ء کے بعد کی ہے پس اسی پر

عملدرآمد ہوگا۔

دوم - ہم اس حکم کو خاص حالات کی ماتحت رکھینگے تاکہ کلام میں تناقض لازم نہ آئے وہ یہ کہ جیسا دوسرے اوقات میں آپنے تشریح بھی فرمائی آپنے یہ حکم ایسے شخص کے بارے میں دیا ہے (۱) جسے کوئی اور رشتہ دار سنبھالنے والا نہ ہو (۲) بقول مولوی محمد علی صاحب حسن ظن رکھنے والا ہو مصدق ہو مگر صرف بیعت نہ کی ہو۔ اسکی وجہ کسیقدر تساہل قرار دیجئے یا ابھی وہ تحقیق کر رہا ہے اور اسی حالت میں موت کا نشانہ ہوا۔ (۳) برا نہیں کہتا۔ بلکہ اچھا سمجھتا ہے اور اچھا ہی سمجھیگا۔ جو آپکے الہامات کا مصدق ہو۔ ورنہ اس شخص کو اچھا کیونکر سمجھا جاسکتا ہے جو ہر روز اعلان کرتا ہے کہ مجھے خدا کی وحی نازل ہوتی ہے اور در اصل اسپر وحی نازل نہ ہوتی ہو اگر کہو کہ وہ مجنون سمجھتا ہے تو مجنون کہنے والے بھی کافر ہی ہوتے ہیں۔ حضرت مولنا نورالدین فرماتے ہیں۔ اگر مرزا صاحب مسلمان تھے تو انہوں نے (دعوی الہام میں) سچ بولا۔ اور وہ فی الواقعہ مامور تھے۔ اگر ان کا دعوی جھوٹا ہے تو پھر مسلمانی کیسی۔ (بدر ۱۳ اپریل ۱۹۱۱ء) اسی طرح ۹ مارچ کے بدر میں درج ہے۔ پس یہ کہنا کہ مرزا نیک ہے۔ اور دعادی میں جھوٹا گویا نور و ظلمت کو جمع کرنا ہے جو ناممکن ہے۔ پس برا نہ کہنے والا اور اچھا کہنے والا اپنے قول میں جبھی صادق سمجھا جاسکتا ہے کہ وہ آپ کو دعوی الہام میں راستباز جانے ورنہ اس قول کا اعتبار نہیں۔

اور یہ جو میںنے کہا کہ اور کوئی سنبھالنے والا نہ ہو یہ دیکھو اسی الحکم میں درج ہے۔ جہاں سے یہ ڈائری لی گئی ہے۔ چند سطور آگے فرمایا ہے۔

> "اگر کوئی ایسا آدمی مرجائے جو تم میں سے نہیں اور اسکا جنازہ پڑھنے اور پڑھانے والے غیر لوگ موجود ہیں اور وہ پسند نہیں کرتے کہ تم میں سے کوئی جنازہ کا پیش امام بنے اور جھگڑے کا خطرہ ہو تو ایسے مقام کو ترک کرو اور اپنے کسی نیک کام میں مصروف ہوجاؤ"
>
> (۳۰ اپریل ۱۹۰۲ء الحکم)

اس سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ آپنے صرف اسی صورت میں ایسے رشتہ دار کی (جو حسن ظن رکھنے والا۔ مصدق۔ صرف بیعت سے رہے ہوئے) نماز جنازہ کی اجازت دی ہو جس کا کوئی اور جنازہ پڑھنے والا یا پڑھانے والا نہ ہو۔

ہاں ایک اور شرط بھی آپنے فرمائی۔ کہ جنازہ پڑھانے والا احمدی ہو۔ اب خیال فرمائیے جس شخص میں مندرجہ بالا شرائط پائی جائینگی۔ اور وہ احمدیت کی طرف اسقدر قریب ہے۔ کہ غیر اس کا جنازہ خود پڑھانے پر بھی راضی نہیں تو اسکے جنازہ کو صرف جائز کہدینا۔ ہمارے طرز عمل کے خلاف استدلال میں نہیں آسکتا۔ کیونکہ آپنے صرف اسے مباح قرار دیا مستحب نہیں فرمایا۔ واجب نہیں فرمایا۔ فرض نہیں فرمایا اور یہ میں بتا چکا ہوں کہ خلیفہ امر مباح کو روک بھی سکتا ہے جبکہ اس مباح کے کرنے میں ایک اہم دینی نقصان ہوتا ہو۔ مثلاً آجکل ایک فریق اپنی فل سپیڈ کے ساتھ غیر احمدیت کی طرف جارہا ہے انکو روکنے اور ان سے الگ رہنے کے لئے ضروری ہے کہ غیر احمدیوں سے ہر قسم کے ایسے تعلقات جو دین کے لئے نقصان رساں ثابت ہوں اور جن سے ہماری قومیت باطل ہو۔ ترک کردیئے جائیں خلفاء راشدین نے کئی ایسے حکم دیئے مثلاً حضرت عثمان نے ایک اذان کا اضافہ کیا حضرت عمر نے نماز تراویح کو عشا کے وقت قائم کیا تین طلاق یک وقت کو نافذ کردیا۔ اور بائن ہونے کا فتوی دیا اور فرمایا کہ یہ اس امر میں جلدی کرتے ہیں جس سے رسول اللہ نے منع فرمایا اسلئے میںنے یہ حکم دیا حالانکہ اصل حکم یہی تھا کہ ایک وقت میں انت طالق تین بار کہنے سے ایک طلاق ہی پڑیگی۔ اور یہاں مانحن فیہ میں تو یہ صورت نہیں۔ حضرت اقدس کے صریح فتادی بیعت نہ کرنے والوں کے کفر کی نسبت پیش نظر ہیں۔ آپکی نبوت ثابت ہے۔ اصول سلسلہ دوسرے مدعیان اسلام سے بکلی انقطاع کا حکم موجود۔ پس طرز عمل ہمارا اسی پر ہوگا۔ جو ان محکمات اصول سلسلہ کے معاون ہو۔

سوم - حضرت اقدس کا اپنا طرز عمل بھی یہی تھا۔ چنانچہ جب سے آپ پر وحی ہوئی کہ مکفر مکذب متردد کے پیچھے نماز ناجائز ہے تب سے آپ نے کسی غیر احمدی کا خواہ وہ خاموش ہو یا مکفر و مکذب جنازہ نہیں پڑھا۔ پس ہم آپکا اتباع کرتے ہیں کوئی اجازت اسکے خلاف ہو بھی تو ہم جانینگے کہ یہ اس سائل سے خاص ہے یا اضطراری حالت کے متعلق بطور خیرات سلسلہ ہے اور اضطرار میں تو سؤر کھانا بھی جائز ہے۔

اور یہ جو پیش کیا گیا ہے کہ حضرت مولنا نورالدین صاحب نے اپنی غیر احمدی بھتیجی کا جنازہ پڑھا۔ سو میں حضرت مولنا کا فتوے حسبارہ جنازہ غیر احمدی نقل کرتا ہوں۔

> "ایک شخص نے دریافت کیا۔ کہ ہم غیر احمدی ورثاء کی خواہش پر اپنے امام کے پیچھے اس غیر احمدی کا جنازہ پڑھ لیا کریں فرمایا یہ خطرناک بات ہے ہمیں سمجھ میں نہیں آیا کہ ہم اسکے لئے کیا دعا کرینگے کہ اے خدا اسنے تیرے مامور کو نہیں مانا اسواسطے اسے جنت نصیب کر" (بدر ۳۰ نومبر ۱۹۱۱ء)

اب یہ فتوے ہے آپ کا تو کیا آپکا یہ مطلب ہے کہ مولنا نعوذ باللہ کہتے کچھ تھے اور کرتے کچھ تھے۔ ہم تو مولنا کو ایسا نہیں سمجھتے وہ ایک جری مومن تھا اور حق بات کہنے اور اسپر عمل کرنے میں کبھی اسنے کمزوری نہیں دکھائی۔ اس فتوے کی موجودگی میں آپکا فرض ہے کہ آپ ثابت کریں کہ اس مرحومہ کا جنازہ پڑھنے سے پہلے مولنا نے آپکو کہدیا تھا کہ یہ غیر احمدی ہے اور میں اسکا جنازہ پڑھتا ہوں۔ (۲) یا عورتیں جسوقت بیعت کرتی تھیں یا جو عورتیں جب کبھی بیعت کریں آپکو اطلاع دیدی جایا کرتی تھی۔ اور خاص اس مرحومہ کی بیعت کی اطلاع آپکو نہیں دیگئی (۳) یا خود مرحومہ نے آپکو اطلاع دی تھی کہ میں احمدی نہیں۔

برخلاف اسکے یہاں اکثر بیبیاں یہ شہادت دیتی ہیں کہ مرحومہ کو حضرت خلیفۃ المسیح سے نہ صرف بلحاظ رشتہ داری بلکہ بلحاظ دین ایسی محبت تھی کہ ہم میں سے بعض کو اسکے مقابلہ میں شرم آتی۔ اور حضرت مسیح موعود کے خاندان سے نہایت درجہ اخلاص تھا۔ اور یہاں کبھی کسی نے محسوس نہیں کیا۔ کہ یہ احمدی نہیں۔ غرض جہانتک ظاہر علامات کا تعلق ہے بیبیاں اسے احمدی ہی سمجھتی تھیں۔ آپ کے پاس کوئی دلیل اسکے خلاف ہے تو پیش کریں۔ ہاں رشتہ دار اسکے غیر احمدی ہیں بلکہ مخالف ہیں۔ باقی کسی دوست کا عمل ہمپر حجت نہیں جو آپ پیش کریں۔ اور ہم سوائے تسلیم چارہ نہ دیکھیں۔ آپکو یہ بڑی فکر ہے کہ اب کسی کی بیوی یا والدہ نے بیعت نہیں کی۔ تو اسکا جنازہ حرام ہوگیا اور یہ خبر سخت دکھ دینے والی ہے۔ افسوس ہے کہ یہ اس شخص کی تحریر ہے جس نے جلسہ سالانہ میں کہا تھا۔ کہ

قل ان کان اٰباءکم و ابناءکم و اخوانکم و ازواجکم وعشیرتکم و اموال ن اقترفتموها و تجارة تخشون کساد ها و مسٰکن ترضونها احب الیکم من الله و جهاد فی سبیله فتربصوا حتی یاتی الله بامره والله لا یهدی القوم الفاسقین - پر مولوی نذیر احمد نے لکھا ہے کہ یہ اگلے زمانے کے مسلمانوں کے لئے ہوگی۔ یہ بڑی سخت غلطی ہے۔ قرآن مجید ہر زمانے میں عمل کے لئے ہے۔ اب بھی ایسے مسلمان موجود ہیں جو اس آیت پر ایسا عمل کرنے کو ہمہ تن تیار ہیں۔

قادیان دارالامان چھوڑکر اب اسی شخص کی روحانی حالت ایسی ہوگئی ہے۔ کہ وہ بیوی یا والدہ کا جنازہ نہ پڑھنے کو ایک انہونی بات قرار دیتا ہے اور اسے اس خبر سے دُکھ پہنچتا ہے۔ حالانکہ خدا کے فضل سے سب کے سب مبائعین یعنے ۹۹ فیصدی احمدی اب بھی یہ نمونہ دکھانے کو تیار ہیں۔ مولوی محمد علی صاحب نے اپنے چند ایک خاص دوستوں کی حالت پر غور کرکے سمجھ لیا ہے کہ سب احمدیوں کی مائیں یا بیویاں غیر احمدی ہیں حالانکہ خدا کے فضل سے کئی احمدی ایسے ہیں۔ کہ نہ صرف انکا کنبہ بلکہ ان کے تمام دوست بھی احمدی ہیں۔ پس یہ فکر بھی ہوگا۔ تو آپکو نہ ہمیں ہم تو خدا کے لئے سب کچھ قربان کرنے کو تیار ہیں۔

اخیر میں میں اس امر پر افسوس کے اظہار سے رک نہیں سکتا۔ کہ مولوی محمد علی صاحب نے لوگوں کو اشتعال دلانے اور ہم سے بدظن کرنے کے لئے بعض ایسی باتیں ہماری طرف منسوب کردی ہیں۔ جن کے ہم قائل نہیں۔ خدا جانے یہ کیا دیانت اور تقویٰ ہے۔ چنانچہ لکھا جاتا ہے کہ وہ شخص احمدی تو تھا۔ صرف میاں صاحب کی بیعت نہیں کی تھی اسلئے جنازہ نہیں پڑھا گیا۔ دوم یہ کہ ہمیں (پیغامیوں کو) کافر سمجھتے ہیں اور صرف اعلان سے ہچکچاتے ہیں (وغیرذالک) پھر جب اپنے مطلب کی بات ہو تو مولٰنا نورالدین رضی اللہ عنہ حضرت خلیفۃ المسیح بناتے ہیں۔ اور اسوقت مولوی محمد علی صاحب کو وہ مسیح موعود کی حرکت نبضی کے ساتھ حرکت کرتے نظر آتے ہیں۔ لیکن جب خلافت کا سوال ہو اور اس کے متعلق مولٰنا کے مذہب کو پیش کیا جائے کہ وہ ایک خلیفہ ضروری سمجھتے تھے اور اسکے مخالف کو شیطان اور فاسق بھی کہتے۔ اور انکی وصیت کے بارے میں کہا جائے کہ کیوں عمل نہ کیا بلکہ اسکے خلاف کیا۔ حالانکہ خود آپ ہی سے تین بار پڑھوا کر پبلک کو سنوائی گئی تو اسوقت مولٰنا صرف حکیم صاحب مرحوم بنجاتے ہیں۔ اے کاش کوئی اسپر غور کرے اور جاہلیت کی موت نہ مرے۔

طاعون کی شدت کے متعلق حضرت صاحبزادہ صاحب کو اللہ تعالیٰ نے چار برس پہلے اطلاع دی

مفصلہ ذیل سطور ۲۰ ۲۱ر مارچ ۱۹۱۱ء سے نقل کیجاتی ہیں یہ وہ خطبہ ہے جو حضرت صاحبزادہ مرزا محمود احمد صاحب نے ۲۴ر فروری ۱۹۱۱ء کو دیا

"اسکے دیکھنے سے معلوم ہوگا کہ اللہ تعالیٰ نے جہاں اپنے مسیح کی زبان پر طاعون کی آمد کی اطلاع دی۔ وہاں اسے جو حسن و احسان میں اسکا نظیر ہونیوالا تھا۔ اسی کو بھی اسکی شدت سے آگاہ کیا۔ جب مکرر سہ کرر ہمیں متنبہ کیا جاچکا ہے۔ تو ہمارا فرض ہے کہ اس عذاب الٰہی سے بچنے کے لئے اسی آستانہ پر گر پڑیں جہاں سے یہ عذاب آیا۔

دوم۔ اس خطبہ سے یہ بھی معلوم ہوگا کہ حضرت صاحبزادہ صاحب مسیح موعود کو علی الاعلان حضرت خلیفہ اول کے سامنے جمعہ کے خطبوں میں بطور نبی کے پیش کرتے تھے کوئی نیا عقیدہ نہیں جو اب ایجاد ہوا ہو۔ (ایڈیٹر)

فرمایا۔ بہت عرصہ پہلے خواب میں دیکھا کہ خدا کا غضب بھڑک اٹھا ہے اور زمین تاریک ہوچلی ہے پہلے طاعون پھیلا ہے پھر اسکے بعد ہیضہ پڑا ہے۔

چند خاص دوستوں کو یہ خواب سنا بھی دیا۔ اور دعا شروع کی کہ الٰہی تو اپنے فضل و کرم سے احمدی جماعت پھر خصوصیت سے قادیان کی جماعت پر اپنا رحم فرما۔ پھر چند روز ہوئے کہ میں نے خواب میں دیکھا کہ ملک میں خطرناک طاعون ہے اور ایک عظیم الشان محل ہے جس میں ہم لوگ ہیں۔ گویا خدا تعالےٰ نے فرمایا کہ ہم پہلے ہی وعدہ کرچکے ہیں کہ انی احافظ کل من فی الدار۔ اب صرف اتنی بات ہے کہ ہم اپنے تئیں اس محل میں رہنے کے اہل ثابت کریں پھر کچھ دن ہوئے میں نے دیکھا کہ ابھی ہماری دو کانوں پر شیر حملہ کر رہا ہے پس میں ڈر گیا اور بہت دعا کی۔ اللہ بارگاہ الٰہی میں عرض کیا کہ طریق نجات کیا ہے تو مجھ پر کھولا گیا کہ خدا کے حضور کھڑے رہنا اور دعائیں کرنا۔ یہ دنیا میں ایک کشتی ہے جو ٹوٹی ہوئی ہے مگر دعاؤں سے جڑ سکتی ہے۔ × × × × × پس تم خدا کی طرف متوجہ ہو اور عبادت میں لگے رہو۔ کیونکہ دعا عبادت کا مغز ہے۔ جب مغز عبادت تم حاصل کروگے۔ تو پھر تم بلاؤں سے محفوظ رہوگے۔ ایک باغبان بھی پھل والی شاخ کو نہیں کاٹتا۔ پس تمہارا خدا جو ارحم الراحمین ہے تمہیں ہلاک نہیں کریگا۔ یونس کی قوم کافر تھی۔ صرف گڑگڑانے سے انپر سے عذاب ٹل گیا۔ تو کیا تم جو ایک نبی ایک مامور کے ماننے والے ہو تمہاری دعاؤں میں اتنا بھی اثر نہ ہوگا۔ کہ عذاب الٰہی ہٹا یا جاوے (یونس علیہ السلام) تو چند ایک بستیوں کی طرف رسول ہوکر آئے تھے۔ مگر تمہارے نبی تو رسول اللہ صلعم کی غلامی میں تمام جہان کی طرف مامور ہوکر آئے تھے۔ پس تم اسکے پیرو ہو دعاؤں سے کام لو صدقہ دو استغفار کرو۔ اور خدا کی تسبیح و تقدیس کرو اپنے دلوں کو پاک بناؤ"

اب حضرت اولوالعزم کے مخالف بتائیں کہ کیا یہ بھی انسانی منصوبہ ہے اور کیا طاعون کے اجرام آپ کے ہاتھ میں ہیں کہ جب چاہیں پھیلادیں۔ کیا اس امر غیب کی قبل از وقت اطلاع اس بات کا ثبوت نہیں کہ مصلح موعود وجیہ فی حضرت اللہ ہے۔

النبوۃ فی الاسلام کی تمہید اور چند حل طلب معموں کا جواب

ان دو متذکرہ بالا مضامین (جو مولوی محمد علی صاحب نے لکھے ہیں) کا جواب اپریل ۱۵ء کے تشحیذ الاذہان میں ۴۸ صفحے پر ختم ہوا ہے خریداروں کے پاس تو پہنچیگا ہی۔ باقی جو احباب اسکو دیکھنا چاہیں وہ ۳ر کے ٹکٹ بھیجکر دفتر تشحیذ سے منگوالیں۔ النبوۃ فی الاسلام کی تمہید سنا ہے پانچ ہزار شائع ہوئی ہمارے احباب کو چاہیئے کہ اپریل کے تشحیذ کی متعدد کاپیاں (چھ جلد فی روپیہ کے حساب سے منگوا...

ظلی نبی۔ دوسرے مستقل وحقیقی انبیاء علیہم السلام سے بڑھ کر

بعض لوگ جن کا مقصد سوائے اسکے اور کچھ نہیں کہ حضرت مسیح موعود کی شان کو گھٹایا جائے اور ان کی نبوت کا انکار کیا جائے یہ کہتے ہیں کہ جب مسیح موعود ظلی نبی ہے اور انکی نبوت ظلی ہے اور اسکے کمالات ظلی ہیں تو پھر انہیں اصلیت کہاں۔ گویا انکے نزدیک ظلی اور نقلی ہم معنے ہیں۔ حالانکہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے کمالات کا ظل۔ کئی اصلی کمالات رکھنے والوں سے بڑھ کر ہے۔ یہ میں اپنی طرف سے نہیں کہتا۔ بلکہ حضرت مسیح موعود کی ایک ڈائری ۱۷ اپریل سنہ ۱۹۰۲ء شائع کرتا ہوں :۔

فرمایا (کمالات متفرقہ جو تمام دیگر انبیاء میں پائے جاتے تھے وہ سب حضرت رسول کریم میں ان سے بڑھ کر موجود تھے اور اب وہ سارے کمالات حضرت رسول کریم سے ظلی طور پر ہم کو عطا کئے گئے اور اسی لئے ہمارا نام آدم۔ ابراہیم۔ موسٰی۔ نوح۔ داؤد۔ یوسف سلیمان۔ یحیٰی۔ عیسٰی وغیرہ ہے۔ چنانچہ ابراہیم ہمارا نام اسواسطے ہے کہ حضرت ابراہیم ایسے مقام میں پیدا ہوئے تھے کہ وہ بُت خانہ تھا اور لوگ بُت پرست تھے اور اب بھی لوگوں کا یہی حال ہے کہ قسم قسم کے خیالی اور وہمی بتوں کی پرستش میں مصروف ہیں۔ اور وحدانیت کو چھوڑ بیٹھے ہیں پہلے تمام انبیاء ظل تھے نبی کریم کی خاص خاص صفات میں اور اب ہم ان تمام صفات میں نبی کریم کے ظل ہیں۔ مولانا روم نے خوب فرمایا ہے

؎ نام احمد نام جملہ انبیاء است
چوں بیامد صد نود ہم پیش ما است

نبی کریم سنے گویا سب لوگوں سے چندہ وصول کیا اور وہ لوگ تو اپنے اپنے مقامات اور حالات پر رہے۔ پر نبی کریم کے پاس کروڑوں روپے ہوگئے + (الحکم اپریل ۱۹۰۲ء)

اس کلام مسیح موعود میں بعض فقرات توجہ طلب ہیں

اول۔ تو یہ کہ۔ تمام کمالات متفرقہ انبیاء علیہم السلام حضرت نبی کریم صلعم میں سب سے بڑھ کر موجود تھے۔ اور پھر یہی کمالات جو اگلے انبیاء سے بڑھ کر نبی کریم میں موجود تھے۔ سب کے سب مسیح موعود میں موجود تھے۔ پس اس سے مسیح موعود کی شان ظاہر ہے کہ انبیائے بنی اسرائیل سے آپ کی شان اعلیٰ وارفع تھی +

دوم یہ کہ۔ تمام انبیاء ظل تھے نبی کریم کی خاص خاص صفات میں۔ پس اگر ظل ہونے سے اصلیت نہیں آتی تو پھر اگلے انبیاء بھی فی الحقیقت اور فی الواقع نبی نہیں تھے +

سوم یہ کہ۔ اگلے انبیاء تو بعض صفات میں ظل تھے مگر مسیح موعود تمام صفات میں نبی کریم کے ظل ہیں۔ اب بتاؤ افضل کون ہوا ؟

چہارم یہ کہ۔ اگلے انبیاء کے پاس اپنے اپنے حالات کے مطابق روپے تھے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے چونکہ سب کمالات اپنے اندر لئے۔ اس لئے آپ کے پاس کروڑوں روپے ہوگئے اور اب یہی کروڑوں روپے مسیح موعود کے پاس ہیں کیونکہ وہ سارے کمالات جو نبی کریم کے پاس موجود تھے وہ مسیح موعود کو عطا کئے گئے۔ میں یقین کرتا ہوں کہ ظلی نبوت کا مسئلہ اب ہر طرح سے حل ہوگیا۔

والحمد للہ رب العلمین۔ فقطع دابر القوم الذین لا یومنون +

طاعون کے متعلق پیشگوئی

(کلام مسیح موعود)

والمرسلات عرفاً۔ فالعاصفات عصفاً والناشرات نشراً۔ فالفارقات فرقاً فالملقیات ذکراً عذراً او نذراً ۵

قسم ہے ان ہواؤں کی جو آہستہ چلتی ہیں یعنی پہلا وقت ایسا ہوگا کہ کوئی کوئی واقعہ طاعون کا ہوجایا کرے پھر وہ زور پکڑے اور تیز ہوجاوے۔ پھر وہ ایسا ہو کہ لوگوں کو پراگندہ کرے۔ اور پریشان خاطر کرے پھر ایسے واقعات ہوں کہ مومن اور کافر کے درمیان فرق اور تمیز کردیں۔ اسوقت لوگوں کو سمجھ آجائے گی کہ حق کس امر میں ہے آیا اس امام کی اطاعت میں یا اسکی مخالفت میں۔ یہ سمجھ میں آنا بعض کے لئے صرف حجت کا موجب ہوگا (عذراً) یعنی مرتے مرتے ان کا دل اقرار کرجائے گا کہ ہم غلطی پر تھے اور بعض کے لئے (نذراً) یعنے ڈرانے کا موجب ہوگا کہ وہ توبہ کرکے بدیوں سے باز آویں۔ الحکم +

مینجر کا اعتذار

ہم اپنے معزز ناظرین سے بڑھ کر اس بات کو محسوس کر رہے ہیں کہ اخبار الفضل ۲۵ مارچ سے لیٹ ہو رہا ہے۔ کتابت اور پریس کے متعلق چند ایسی دقتیں آئیں کہ ابھی تک ان کا اثر باقی ہے یہ پرچہ بھی اکٹھا دو نمبر ہے اور صفحے بجائے سولہ کے ۱۲ ہی تیار ہوسکے۔ کیونکہ دیر آگے ہی بہت ہوچکی تھی اس لئے مناسب سمجھا گیا کہ ایک دن اور اخبار رکا رہے۔ ناظرین مطمئن رہیں یہ کمی پوری کردی جائیگی۔ ایک ضمیمہ ۱۲ صفحے کا نکلنے والا ہے جو ہفتہ عشرہ کے اندر شائع ہوگا۔ درس بھی اس اخبار کے ساتھ نہیں اور جبتک اخبار باقاعدہ نہ ہوجائے اس کا چھپنا مشکل معلوم ہوتا ہے + (مینجر)

ظہور المہدی

دورنگی چھوڑ دے یکرنگ ہوجا

خواجہ کمال الدین صاحب جو آجکل حضرت خلیفۃ المسیح خلیفۂ اول کے حکم کے خلاف غیر احمدیوں سے چندہ حاصل کرنے کے لئے ہندوستان کا دورہ کر رہے ہیں وہ جس شہر میں جاتے ہیں وہاں کے احمدیوں کو بھی اپنے زیر اثر لانے کے لئے لطائف الحیل سے کام لیتے ہیں۔ جہاں تو کوئی احمدی نرم بات کرتا ہے وہاں جھٹ ان کا ایجنٹ پیغام میں لکھ دیتا ہے کہ فلاں شہر کے احمدی مسئلہ نبوت یا کفر میں بالکل ہمارے ساتھ ہیں گو بعد میں اسکی تردید ہی ہو جائے۔ اور جہاں کوئی احمدی ایسا سمجھیں کہ وہ اس طرح پر قابو میں نہیں آسکتا وہاں اپنے آپ کو ایسا پیش کرتے ہیں کہ گویا حضرت میاں صاحب کے نہایت معتقد ہیں اور بالکل انکے ہمخیال ہیں اور وہ دونوں فریق میں صلح چاہتے ہیں گو اتحاد شکنی کا اولین مرتکب ان کا اپنا ہی وجود ہو یہ نتیجہ ہم نے مختلف خطوط سے نکالا ہے جو ہندوستان سے یہاں پہنچے ہیں برادر کبیر الدین احمد لکھنؤ لکھتے ہیں

"ہم سے تو خواجہ صاحب نے یہی کہا تھا
کہ حضرت میاں صاحب مصلح موعود ہیں میں
اب دل سے ڈرتا ہوں ان کا مخالف تباہ
ہو جائے اور مجھے کسی سے مطلب نہیں
قادیان ہی جاؤں گا" (نقل مطابق اصل)

اور جناب شیخ محمد حسین صاحب سب جج لکھتے ہیں:۔

کہ خواجہ صاحب نے اپنا رؤیا بیان کیا کہ
ایک بزرگ نے مجھے خواب میں (انگلستان
میں) کہا کہ منڈا (لڑکا) تو سچا ہی نکلا۔
خواجہ صاحب فرماتے ہیں کہ یہ صاحبزادہ صاحب
کی نسبت تھا+

جج صاحب موصوف نے یہ بھی لکھا ہے کہ دوران گفتگو میں خواجہ صاحب نے مجھ سے کہا کہ کفر کا مسئلہ ایک ضمنی بحث ہے اگر اصل اختلافی امر (خلیفہ اور انجمن کے اختیارات) میں اتفاق ہو جائے تو نبوت اور کفر کا مسئلہ طے ہو جائے اور انجمن کا سطاع خلیفہ کو تسلیم کرنے کے لئے تیار ہیں بشرطیکہ کثرت رائے کی وقعت انتظامی امور میں ہو+

یہ تو خواجہ صاحب کا بیان ہے جناب شیخ محمد حسین صاحب جج کے پاس۔ اور اندرونی اختلافات میں وہ لکھتے ہیں کہ اصلی بحث ہی کفر و نبوت میں ہے اور پیغام والوں کے امیر قوم نے بھی اپنے ٹریکٹ میں یہی لکھا ہے کہ تمام اختلافات کی جڑ مسئلہ نبوت ہے۔ جب عقائد نہیں ملتے تو اتفاق کیونکر ہو۔ یہ دورنگی ہماری سمجھ سے بعید ہے خواجہ صاحب کو چاہیئے کہ وہ جوابات کریں۔ صفائی سے کریں اور خواہ مخواہ لوگوں کو فتنہ میں نہ ڈالیں اگر وہ فی الواقع صلح کیطرف مائل ہیں اور اپنی غلطیوں اور غلط کاریوں پر پشیمان تو بجائے حضرت اولوالعزم کے مریدوں سے متفرق طور پر مختلف و متضاد بیانوں کے ساتھ گفتگو کرنے کے براہ راست حضرت صاحبزادہ صاحب کو کیوں خط نہیں لکھتے۔ ان سے تو یہاں تک نفرت کہ ایک پیسہ کا کارڈ لکھنا بھی گناہ۔ اور باہر اس قدر اظہار محبت۔ کہ مصلح موعود ماننے کو تیار۔ اور اپنی تمام جنگ کی بنیاد صرف انجمن میں کسی خاص عہدہ کے حصول پر بتاتے ہیں۔ سردار کی موجودگی میں جماعت کے مختلف افراد سے مختلف گفتگو اگر فتنہ ڈالنے کے لئے نہیں تو اور کس لئے ہے پھر امیر قوم تو مولوی محمد علی صاحب اور ایک جماعت سے فیصلہ کے لئے آپ مختار بنتے ہیں یہ بھی تعجب کی بات ہے خیر اب صلح کے لباس میں بھاری جنگ کی تیاری کا راز طشت از بام ہونیوالا ہے

نو مبایعین

بیوہ مہند خان صاحب ضلع ہوشیار پور
غلام محمد صاحب .. ضلع سیالکوٹ
جھنڈا صاحب ” لاہور
حسین بخش صاحب ” گجرات
اہلیہ حسین بخش صاحب ” ”
محمد دین صاحب۔ سخی محمد صاحب ضلع گجرات
نظام الدین صاحب ... ضلع گجرات
ہمشیرہ غلام محمد صاحب ... ضلع لائل پور
اہلیہ سردار خان صاحب ” جالندھر
اہلیہ فقیر اللہ صاحب ... امرتسر
اللہ دتا صاحب ضلع لائل پور
خیرالدین صاحب ضلع گورداسپور
گھسیٹا صاحب ” سیالکوٹ
محمد بخش صاحب۔ عمرالدین صاحب ” ” ”
مسماۃ کرم بی بی صاحبہ۔ کرم بی بی دویم ” ” ”
نبی بخش صاحب۔ نواب بی بی صاحبہ ” ” ”
بابو عبد المجید صاحب ” ”
مرزا الدین صاحب ” ”
اللہ رکھا صاحب ” ”
عمرالدین صاحب ” امرتسر
مہرالدین صاحب ضلع لائل پور
محمد عبداللہ صاحب ” لاہور
محمد صاحب ولد خان بخش ضلع گجرات
محمد صاحب و اللہ دتا و فضل دین صاحب ضلع ”
مسماۃ خیراں ...... ” جالندھر
مسماۃ برکت بی بی۔ مولا بخش صاحب ” ” ”
مسماۃ رحمت بی بی ... ” ”
اہلیہ حاجی رحمت اللہ صاحب ” ”
ابراہیم صاحب معہ اہلیہ صاحبہ ” ”
مسماۃ فاطمہ بی بی ... ” ”
بوٹے خاں صاحب .... ضلع ہوشیار پور
سوہنے خاں صاحب ” ”
رحمت اللہ صاحب ریاست پٹیالہ
حلیم صاحب .... ” جموں
علی محمد صاحب .... ” ”

بیعت خلافت

علی بخش صاحب .... ضلع ہوشیار پور
نادر خاں صاحب .... ” اٹک
سید محمد علی شاہ صاحب .... کاٹھ گڑھ